از مولانا ڈاکٹر حسن نعمانی / مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی

# قرآن کے بغیر اردو تراجم

ماہنامہ الحق کے جنوری ۹۱ء کے شمارہ میں "قرآنی آیات کا ترجمہ اور اخبارات" کے عنوان سے طبع شدہ مضمون وقت کی ضرورت اور صحیح ہدف ہے احباب کو پسند آیا۔ خدا کرے کہ ارباب بست وکشاد بھی عقل کے ناخن لیں اور قوم وملت کو کسی نئے فتنے میں مبتلا نہ کریں۔ ذیل کی تحریر اسی سلسلہ تفہیم و تنبیہ کے پیش نظر لکھی گئی ہے۔

قرآن مجید آخری آسمانی کتاب جو تمام کتب سماوی کا خلاصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بواسطہ جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ پوری دنیا کے اندر اگر کوئی شے شک وشبہ سے پاک اور یقینی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم ہے۔ اگر مخالفین کے دل ودماغ میں کجی اور شبہات اس کتاب کے بارے میں ہوں تو اس سے قرآن کی قطعیت کے اندر فرق نہیں آتا۔ اس ابدی کتاب کے الفاظ ومعنی دونوں اللہ کی طرف سے ہیں۔

**قرآن نام ہے نظم ومعنی کا** اصول فقہ کی کتابوں میں اس طرح لکھا ہے:۔

وھو اسم للنظم والمعنی جمیعاً نظم سے مراد عبارت قرآن ہے اور معنی سے مراد مدلول عبارت ہے۔

اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے بلسان عربی مبین نازل فرمایا ہے۔ بلسان عربی مبین۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن نام ہے نظم عربی کا۔ اس سے اگلی آیت سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن نام ہے معنی کا وانہ لفی زبر الاولین یعنی اس کا معنی وذکر پہلی امتوں کی کتابوں میں ہے۔ پتہ چلا کہ قرآن کے الفاظ ومعانی سب القاء ربانی ہیں۔

**نظم ومعنی میں فرق** قرآن کے دو جز ہوتے۔ ایک نظم دوسرا معنی۔

قرآن مجید کی نظم کی طرف دیکھیں تو بظاہر ایک جز نظر آتا ہے یعنی صرف عبارت۔ لیکن ادنیٰ غور وفکر کے بعد یہ بات معمولی ذہن رکھنے والوں پر بھی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ اس نظم کے ساتھ معنی بھی ہے جو بظاہر نظر نہیں آتا کیونکہ نظم دال ہے اور معنی مدلول۔ تو نظم عربی کے ساتھ معنی لازم ہے لیکن صرف ترجمہ صحیح چاہے کسی زبان کے اندر ہو صرف ایک جز یعنی مدلول (یعنی معنی) اس کے ساتھ دال یعنی نظم نہیں۔ قرآن کی عربی عبارت پڑھنے والے کو کہہ سکتے ہیں کہ تلاوت کر رہا ہے لیکن صرف ترجمہ پڑھنے والے کو قاری قرآن نہیں کہہ سکتے۔

**لطیفہ**۔ ایک بہت بڑے عالم سے ایک صاحب کہنے لگے کہ میں فلاں امام صاحب کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا

اس لئے کہ موصوف ترجمہ قرآن نہیں جانتے۔ اور قرآن نام ہے لفظ و معنی دونوں کا۔ لہذا امام صاحب قرآن کا ایک جز پڑھتے ہیں اور دوسرا نہیں پڑھتے۔ اس عالم نے برجستہ جواب دیا کہ نماز کے اندر مقروء (پڑھا جانے والا حصہ) الفاظ ہیں یا معانی۔

تو وہ صاحب کہنے لگے کہ الفاظ۔ بس معترض صاحب سمجھ گئے۔ کہ چاہے کوئی معنی جانتا ہو یا نہیں لیکن نظم قرآن کی تلاوت کرتے ہوتے مدلول (یعنی معانی) اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔

**نظم قرآنی کی حفاظت** اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔ موجودہ قرآن رسم عثمانی کے مطابق ہے۔ اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ اس پر تمام صحابہ کرام کا اجماع ہے اور اجماع کی اعلیٰ قسم وہی ہے جو صحابہ کرام سے نصاً ثابت ہو معنی اس نظم کے ساتھ لازم ہے۔ نماز اور دیگر مجالس کے اندر اسی کی تلاوت کی جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے مقاصد بعثت میں سے ایک مقصد تلاوت آیات بھی تھا۔ تلاوت اسی نظم کی ہے معانی کی نہیں۔ اگر کوئی صاحب محض اس کا ترجمہ پڑھ رہا ہے تو قرآن حکیم کی بلاغت و اعجاز کا پتہ نہیں چلتا۔

امت نے مصحف عثمانی کی حفاظت الفاظ کے ذریعے کی ہے نہ کہ محض معانی کے ذریعے۔ کیونکہ ترجمہ تو ہر زبان کے اندر ہو سکتا ہے لیکن الفاظ صرف عربی میں ہیں۔ دنیا میں ہزاروں زبانیں ہیں انسان کس کس زبان کو سیکھے گا مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے۔ ہم اگر کسی کی غلطی پکڑتے ہیں تو اسی نظم قرآن کی وجہ سے۔ کیونکہ نظم قرآنی محفوظ ہے کوئی غلط معنی بیان کرے یا غلط استدلال کرے۔ تو علماء حق فوراً اس کے درپے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا یہ معنی نہیں کہ اللہ اپنے مخالفین قرآن کے قلم و ہاتھ توڑ دے۔ حالاں کہ آج مخالف جو کچھ لکھنا چاہتے لکھ سکتا ہے کیونکہ قلم درکف دشمن است۔ لیکن امت مسلمہ فوراً نظم قرآن کے محفوظ ہونے کی وجہ سے ان کی غلطی پکڑ لیتی ہے۔

**نظم عربی کی اہمیت** احکام شریعت کا سارا دارومدار نظم عربی پر ہے۔ اصول کی کتابوں کے اندر کتاب اللہ کے اقسام عشرین (بیس) کا بیان ہے۔ مثلاً خاص، عام، مشترک مؤول، حقیقت، مجاز، صریح کنایہ وغیرہ۔

اس طرح لاکھوں احکام ان اقسام کی وجہ سے نکلتے ہیں۔ یہ سب نظم عربی کا کمال ہے اگر کوئی صرف ترجمہ شائع کرے تو اس سے اقسام عشرین کے بارے میں سوچنا ایسا مشکل ہے جیسا کہ اندھا اندھیرے میں کوئی شئے تلاش کرے

احادیث مبارکہ کے اندر قرآن کی تلاوت پر ثواب کے وعدے کئے گئے ہیں اس کا تعلق نظم قرآنی سے ہے اگر کوئی نماز کے اندر ترجمہ قرآن پڑھے تو نماز نہیں ہوتی۔ اگر نماز کے باہر پڑھے تو ثواب نہیں ملتا۔ مثال الف لام میم سے دی گئی ہے ظاہر بات ہے کہ معنی الف۔ لام میم نہیں۔

حافظ اسی کو کہتے ہیں جس کو نظم قرآنی یاد ہو۔ اگر کوئی سورہ فاتحہ کا مفہوم کسی زبان میں یاد کرلے تو کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ اس کو سورہ فاتحہ یاد ہے بلکہ اس کو سورہ فاتحہ کے الفاظ یاد کرنا ہوں گے۔

**قرآن کے بغیر اردو ترجمہ کے مفاسد** نظم عربی کے بغیر صرف ترجمہ شائع کرنا بہ اجماع امت حرام ہے۔ ہاں اگر عبارت عربی کے ساتھ ترجمہ یا تفسیر ہو تو جائز ہے۔ لیکن کسی زبان میں محض ترجمہ شائع کرنا بغیر عربی عبارت کے یہ کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں۔ نبی کریمؐ کے زمانے سے لے کر آج تک قرآن مجید پھیلانے کے مختلف طریقے چلے آرہے ہیں لیکن نظم قرآنی کو کسی نے بھی ترک نہیں کیا۔

اگر محض ترجمہ کی اشاعت کی اجازت دی جائے اور اسے قرآن قرار دیا جائے تو معنوی تحریف کا دروازہ کھل جائے گا۔ کیونکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ موافق و مخالف اول قرآن سے استدلال پکڑتا ہے اور لوگوں کے سامنے قرآن کا مفہوم پیش کرتا تو علماء حق ایک کی تصحیح اور دوسرے کی تغلیط کرتے ہیں۔ قرآن کا معنی و مفہوم لوگ بدل سکتے ہیں۔ اس لئے غلط مفہوم سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ لیکن نظم قرآن کی وجہ سے علمائے کرام اس کے غلط مفہوم کو لوگوں پر واضح کرتے ہیں۔ مخالفین قرآن کا من گھڑت مفہوم بنا بنا کر لوگوں پر پیش کرتے ہیں۔ لیکن نظم قرآن کو نہیں بدلتے کیونکہ ان کو یقین ہوتا ہے کہ فوراً امت مسلمہ کا ہر فرد درپے آزار ہو جائے گا اور جان بچانی مشکل ہو جائے گی۔ ایک شیخ التفسیر عالم اگر تلاوت کے اندر غلطی کر بیٹھے تو ایک چھوٹا بچہ حافظ قرآن فوراً اس کو اس کی غلطی سے آگاہ کر دیتا ہے۔

عام لوگوں کو پتہ نہیں چلتا کہ یہ مفہوم و معنی کس آیت کا ہے آیا صحیح ہے بھی یا نہیں۔ محض ترجمے کی آڑ میں دشمنان اسلام اپنا کام کر بیٹھتے ہیں۔ ترجمے کے اندر فرق ہو سکتا ہے لیکن نظم قرآن کے اندر نہیں ہو سکتا۔ کوئی لفظی ترجمہ بیان کرتا ہے کوئی الفاظ کا حاصل۔ لیکن ایسا حاصل ترجمہ جو نصوص کے مخالف نہ ہو۔

ایسے تراجم بھی دیکھے گئے ہیں جو نصوص کے قطعی مفہوم کے مخالف ہیں۔ ہر ایک اپنے بیان کردہ مفہوم کو صحیح بتائے گا لیکن جو علماء صرف و نحو، لغت، بلاغت سے واقف ہوں اور فن تفسیر جانتے ہوں وہی غلط اور صحیح بتا سکتے ہیں عام لوگوں کو گمراہی کے سوا کچھ نہ ملے گا۔

**آخری گذارش** اجتماع امت کا ساتھ دیتے ہوئے صرف ترجمے نہ شائع کئے جائیں بلکہ ترجمے کے ساتھ عربی عبارت ہونی چاہئے تاکہ پتہ چلے کہ ترجمہ ٹھیک کیا ہے یا غلط۔ لہٰذا جو حضرات جان بوجھ کر یا ناسمجھی کی حالت میں صرف ترجمے شائع کرتے ہیں آئندہ ایسا نہ کریں کہیں اس وعید کے تحت نہ آجائیں:۔

| | |
|---|---|
| ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ماتولی ونصله جهنم۔ | جو مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ ہولے تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے۔ |

اعاذنا اللہ من ذالک۔